بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲
خطبہ نمبر ۸
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا — ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
روزنامہ
الفضل
ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۳ امان ۱۳۴۶ ہش ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ ۳ مارچ ۱۹۶۷ء	نمبر ۴۶

اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۲ مارچ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے ۔ یعنی عام طبیعت تو بفضلہ تعالےٰ بہت بہتر ہے ۔ لیکن کھانسی کی تکلیف ابھی چل رہی ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

○ ربوہ ۲ مارچ ۔ گزشتہ ہفتہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت انفلوائنزا کی وجہ سے ناساز رہی ۔ بخار تو اُتر گیا لیکن کھانسی اور ضعف کی شکایت رہی ۔ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ چکر آ رہے ہیں ۔ گردن میں درد کی تکلیف ہے اور ضعف بہت ہے احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں ۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے ۔

○ ربوہ ۲ مارچ ۔ گزشتہ ہفتہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی انفلوائنزا کی وجہ سے بہت ناساز رہی ۔ نزلہ زکام کے علاوہ بخار بہت تیز تھا ۔ بعدہ بخار تو اُتر گیا لیکن کھانسی اور ضعف کی تکلیف رہی ۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ کی طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔ احباب صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

○ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۶۷ء کو برادرم لطیف احمد صاحب ستوری ابن مکرم شبیر حسین صاحب ستوری کو لڑکی عطا کی ہے ۔ نومولودہ مکرم چوہدری برکت اللہ صاحب پوسٹ ماسٹر گوجرہ کی نواسی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو نیک اور صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ۔ آمین

محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہیئے ۔

قبولیت کا وقت بھی ضرور آ ہی جائے گا استقامت شرط ہے

" دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دے دیتا ہے اور رحم کھاتا ہے ۔ خدا تعالےٰ تو خود حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دوں گا ۔ جب کبھی کسی امر کے واسطے دعا کی ضرورت ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ آپ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے اور نماز کے اندر دعا کرتے ۔

دُعا کے معاملہ میں حضرت عیسیٰؑ نے خوب مثال بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنی عیش میں مصروف رہتا تھا ۔ ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اس کے دروازے پر آتی اور اس سے انصاف چاہتی ۔ وہ برابر ایسا کرتی رہتی ۔ یہاں تک کہ قاضی تنگ آ گیا اور اس نے بالآخر اس کا مقدمہ فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اسے دیا ۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دعا سنے اور تمہیں تمہاری مراد عطا کرے ۔ ثابت قدمی کے ساتھ دُعا میں مصروف رہنا چاہیئے ۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آ ہی جائے گا ۔ استقامت شرط ہے ۔ "

(ملفوظات جلد نہم ص۱۶۸)

عیدالاضحیٰ پر قربانی کرنیوالے اصحاب توجہ فرمائیں

عیدالاضحیٰ قریب آ رہی ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ ۲۲ مارچ ۱۹۶۷ء کو عید ہوگی ۔ اس تقریب سعید پر جو اصحاب نظارت خدمت درویشاں کے انتظام کے تحت قربانی کروا کر ثواب دارین حاصل کرنا چاہیں ۔ ان کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ گزارش کی جاتی ہے کہ وہ براہِ کرم کم از کم پچاس روپے فی جانور (چھترا) کے حساب سے رقم جلد بھجوا دیں ۔ تاکہ ان کی طرف سے قربانی کے جانوروں کا اہتمام کروایا جا سکے ۔ چونکہ عام طور پر عیدالاضحیٰ کے قریب جانوروں کی قیمتوں میں خصوصیت سے بہت اضافہ ہو جایا کرتا ہے اور بعض اوقات مناسب اور عمدہ جانور بھی دستیاب نہیں ہوتے ۔ لہٰذا رقم بھجوانے میں توقف نہ فرمایا جائے ۔ یہ رقوم ناظر خدمت درویشاں کے نام پر بھجوائی جائیں ۔

(ناظر خدمت درویشاں)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ مارچ ۱۹۶۷ء

لا یحیطون بشیءٍ من علمہٖ الّا بما شاء

(۳)

حکیم بوعلی سینا کا علم و حکمت میں جو مقام ہے اس کو آج بھی مشرق و مغرب کے دانشمند تسلیم کرتے ہیں۔ آپ دنیا کے ان چیدہ چیدہ بڑے دانشمندوں میں مانے جاتے ہیں جن کا شمار انگلیوں پر ہو سکتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ آپ ایک اعلےٰ درجہ کے طبیب، ایک اعلےٰ درجہ کے فلسفی ایک اعلےٰ درجہ کے حکیم تھے۔ آپ ایک مسلمان بھی تھے۔ آپ صرف معقولی علوم میں ہی ید طولےٰ نہیں رکھتے تھے بلکہ دینی علوم میں بھی کمال رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب آپ درس حدیث دے رہے تھے آپ نے حدیث نبوی کی ایک ایسی تشریح کی کہ شاگرد عش عش کر اٹھے۔ ایک شاگرد نے تو یہاں تک بھی کہہ دیا کہ آپ نے جو تشریح کی ہے شاید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں بھی نہیں آئی ہوگی۔ اس گستاخانہ کلمہ کو سنکر بوعلی سینا دل میں تو بہت کڑھے مگر مصلحتاً اس وقت خاموش رہے۔

چند روز کے بعد جب انتہا کی برف باری ہو رہی تھی۔ آپ اور آپ کا وہی شاگرد دریا کی طرف نکل گئے۔ دریا میں برف کے تودے بہہ رہے تھے۔ آپ نے شاگرد سے کہا اس میں چھلانگ لگا دو۔ شاگرد منہ تکنے لگا اور کہنے لگا۔ اس روز تو آپ نے بڑی حکمت کی باتیں کی تھیں۔ مگر آج تو آپ یہ احمقانہ حکم دے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا دیکھو مجھ میں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں یہی فرق ہے۔ آپ صحابہؓ کو اگر ایسا حکم دیتے تو وہ فوراً دریا میں کود پڑتے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ صحابہ کرامؓ اس انتظار میں رہتے تھے کہ آپ کسی قربانی کے لئے انہیں حکم دیں۔ ایسے بیسیوں نہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں واقعات ہیں۔ ذرا اس صحابی کے دل کا اندازہ کیجئے جو دشمنوں میں گھرا ہوا تھا۔ اور جب دشمنوں نے یہ کہا۔ کہ کیا اس وقت تم یہ نہیں چاہتے کہ تمہاری جگہ خود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے۔ صحابی نے جواب دیا کہ میں تو یہ بھی نہیں دیکھ سکتا کہ حضور کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے۔

پھر تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ جب کوئی صحابی دشمنوں کی شقاوت کا شکار ہوتا تو اس کی زبان پر فزت برب الکعبۃ کے الفاظ ہوتے یعنی مجھے رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ ایک دو واقعات نہیں ہیں۔ کسی دشمن کی کیا مجال تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بری نگاہ سے دیکھ سکتا۔ صحابہؓ میں ایسا جوش و ولولہ اور للّٰہیت پیدا ہو گئی تھی کہ کیا مرد کیا عورتیں اور کیا بچے آپ کے ایک ادنےٰ سے اشارے پر جان قربان کرنے کو ہر وقت تیار رہتے تھے۔

اس مختصر سے مضمون میں صرف اشارے ہو سکتے ہیں۔ تاہم سوال یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ میں قربانی کا یہ ولولہ کس طرح پیدا ہو گیا تھا؟ زیادہ تفصیل میں جانے کی بجائے اس کا سیدھا سا جواب یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی نظروں میں ایک زندہ معجزہ تھے۔ آپ کے ہر فعل اور قول میں ان کو اللہ تعالےٰ کا وجود نظر آتا تھا۔ گویا وہ زندہ خدا تعالےٰ کے سامنے حاضر ہیں۔ یہ حالت ہو گئی تھی کہ مجرم خود جرم کا صرف اقرار ہی نہیں کرتے تھے بلکہ سنگین سے سنگین سزا لینے کے لئے اصرار کرتے تھے۔

صحابہ کرامؓ حق الیقین کے درجہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ سراپا عمل بن گئے تھے۔ کوئی قربانی ایسی نہ تھی۔ جس سے انہیں گریز تو کیا بلکہ کہنا چاہیئے کہ جس کے لئے انہیں جوش نہیں تھا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے ان کو اللہ تعالےٰ نظر آ گیا تھا۔ وہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالےٰ کا ہاتھ کام کرتے ہوئے دیکھتے تھے۔ جب حضور کوئی حکم دیتے تو وہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے اور خوشی خوشی اللہ تعالےٰ کی راہ میں نثار ہو جاتے۔

آج لوگ اس واہلیت کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ ان کے کردار اور فرمانبرداری سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی غیر مرئی رشتہ سے اللہ تعالےٰ کے ساتھ مربوط ہو گئے تھے ہیں ؎

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست
مے برد ہر جا کہ خاطر خواہِ دوست

جب آیات "ما رمیت اذ رمیت" اور "ید اللہ فوق ایدیھم" نازل ہوئی ہونگی تو نا سمجھ دشمن تو یہی کہتے ہوں گے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے خدائی کا دعوےٰ کر دیا ہے۔ مگر یہی آیات مومنوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتی تھیں کیونکہ انہیں اللہ تعالےٰ نظر آ جاتا تھا۔ روایت ہے کہ میدان بدر میں فرشتے مومنوں کے ساتھ لڑتے ہوئے نظر آتے تھے۔ حقیقت ہی نہیں بلکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ خود مومن بھی اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں تھے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ چاہتا تھا وہی کرتے تھے وہ اس کا ہتھیار بن گئے تھے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ ایک دینی جماعت اسی وقت معجزانہ کام کرتی ہے۔ جب وہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہتھیار بن جاتی ہے۔

کاش ہمارے زمانے کے اہل علم حضرات بھی اس حقیقت کو پا لیتے۔ مگر نہیں وہ تو یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اب اللہ تعالےٰ نے تمام کام ان کی دانشوری پر چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ان کی سخت مخالفت کے باوجود اپنے کام میں آگے ہی آگے قدم مارتی چلی جاتی ہے۔ مگر وہ اس کی عجیب عجیب توجیہیں کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے ماہنامہ ترجمان القرآن سے ایک مکتوب کا حوالہ اپنے ایک گزشتہ اداریہ میں پیش کیا ہے۔ جس میں مکتوب نگار احمدیوں کی کامیابی کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ یہ لوگ بڑی چالاکی سے کام لیتے ہیں۔ وہ پہلے صرف اسلام کو پیش کرتے ہیں۔ اور احمدیت کو پیش نہیں کرتے۔ جب لوگ پھنس جاتے ہیں تو پھر وہ انہیں احمدیت کے انجکشن لگاتے ہیں۔ اور اس طرح وہ ان کے قابو میں آ جاتے ہیں سبحان اللہ۔ اسی طرح کا خیال ڈاکٹر اسرار احمد نے بھی ظاہر کیا ہے۔ اسی طرح بعض دیگر اہل علم حضرات نے بھی اپنی اپنی اٹکل دوڑائی ہے۔ حالانکہ اگر وہ سوچتے تو انہیں عرفان ہو جاتا کہ یہ جوش کردار ہے جس نے باوجود غریب ہونے کے احمدیوں کو ہر ملک میں اسلامی مشن کھولنے کی توفیق بخشی ہے۔ اور یہ جوش کردار ان میں اس لئے پیدا ہوا ہے۔ کہ وہ بھی اللہ تعالےٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ان کو بھی اللہ تعالےٰ سے مضبوط رشتہ منسلک کئے ہوئے ہے یہی روحانی زنجیر ہے جس نے ان کو حق کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ اور ان کے دلوں میں حق الیقین پیدا کر دیا ہے۔

مخالفین کی نظر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے الہامات جیسا کہ

انت منی و انا منک

خدائی کا دعوےٰ ہیں۔ مگر ایک سچے احمدی کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہیں۔ ایسے الہامات سے ان کے دلوں میں یقین پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تجدید و احیائے اسلام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہے اور ہمارے بھی ساتھ ہے۔

حدیث النبیؐ

مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ

عن جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لا یرحم لا یرحم

ترجمہ۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو کسی پر رحم نہ کرے اس پر رحم نہیں کیا جائے گا"

(بخاری کتاب الادب)

خطبۂ جمعہ

رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے کثرت سے دُعائیں کرو

کہ

اللہ تعالیٰ بنی نوعِ انسان کو ہلاکت اور تباہی سے محفوظ رکھے

اس وقت انسانیّت اس قسم کے خطرات میں گھری ہوئی ہے کہ اسے ہلاکت کا شدید خطرہ درپیش ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز

فرمودہ ۲۴ فروری ۱۹۶۷ء ـ بمقام ربوہ

(مرتبہ :۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ساٹری انچارج صیغہ زود نویسی)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

جلسہ کے بعد جب دوسری دفعہ

انفلوئنزا کا حملہ ہوا

اور بخار رہنے لگا تو اس کے نتیجہ میں ایک تو جیسا کہ آپ سُن رہے ہیں۔ گلا بیٹھ گیا ہے۔ اس کے علاوہ ضُعف کی شکایت بھی پیدا ہوگئی ہے اور بلڈ پریشر بھی معمول سے نیچے گرا ہوا ہے لیکن دل نہیں چاہا کہ دوستوں سے ملے بغیر یہ جمعہ بھی گزر جائے اس لئے طبیعت نے یہی فیصلہ کیا کہ خواہ چند فقرے ہی مَیں اپنے بھائیوں کے سامنے کہوں جمعہ کی ملاقات کا جو اللہ تعالیٰ نے ایک موقع بہم پہنچایا ہے اس سے فائدہ اُٹھا لوں۔ بھائیوں کو نہ دیکھنے سے طبیعت ملول ہو جاتی ہے اور دوست بھی خواہش رکھتے ہیں کہ جمعہ کے روز ہی ملاقات ہو جائے اس لئے مَیں اپنی تکلیف کے باوجود آج یہاں حاضر ہوگیا ہوں۔

ہم نے

نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

کو اپنا ہادی اور رہبر تسلیم کیا ہے اور اپنے ربِّ رحیم کے حکم کے ماتحت اور اس کی خوشنودی اور رضا کے حصول کے لئے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اپنے محبوب آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے ہمیشہ اسوۂ حسنہ بنائے رکھیں گے اور وہی رنگ اپنی طبیعتوں پر اور اپنی زندگیوں پر چڑھانے کی کوشش کرتے رہیں گے جس رنگ کو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی فطرتِ صحیحہ پر چڑھایا تھا اور یہ صفاتِ باری کے انوار کا حسین رنگ تھا۔

ایک بڑی نمایاں خصوصیّت

جو ہمارے آقا میں پائی جاتی تھی اور جو اپنی انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی۔ اور جس کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو اس مقام کے لئے منتخب کیا تھا اور چُنا تھا کہ آپؐ تمام دُنیا کے لئے اور تمام جہانوں کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے ابدی شریعت لے کر آئیں اور قرآن کریم کے حامل ہوں جسکے اندر کبھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تھی اور جس کا کوئی لفظ اور کوئی حرف اور کوئی زبر اور زیر بھی کبھی منسوخ نہیں ہوئی وہ "رحمۃ للعالمین" ہونے کی خصوصیّت ہے۔

بنی نوع انسان سے کسی انسان نے اس قدر شفقت اور محبّت نہیں کی جتنی شفقت اور محبّت کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی انسانوں سے کی۔ نہ صرف ان انسانوں سے جو آپؐ کے سامنے تھے نہ صرف ان انسانوں سے جو آپؐ کے ملک میں رہنے والے تھے۔ نہ صرف ان انسانوں سے جو آپؐ کی زندگی میں ساری دنیا اور دنیا کے ہر مُلک کو آباد رکھے ہوئے تھے بلکہ تمام ان انسانوں سے بھی جو آپؐ سے پہلے گزر چکے تھے اور تمام ان بنی نوع انسان سے بھی جنہوں نے آپؐ کے بعد پیدا ہونا تھا آپؐ نے سب سے ہی اسی محبّت کا اس رحمت اور شفقت کا سلوک کیا۔ اور یہ جذبہ اللہ تعالےٰ نے اس شدت سے آپؐ کے دل میں پیدا کیا تھا جس کی مثال انسان کو کہیں اور نظر نہیں آتی۔ یہ ایک بڑی نمایاں صفت تھی جو ہمارے آقا میں پائی جاتی تھی۔ اور یہی وہ صفت ہے جس کی طرف مَیں بڑے اختصار کے ساتھ اپنے بھائیوں کو متوجّہ کرنا چاہتا ہوں۔

آج دنیا کو ضرورت ہے

اس رحمۃ للعالمین کے جاں نثاروں کی جو دُنیا کی بہتری کے لئے اپنی زندگیاں قربان کر رہے ہوں۔ ہمارا جو جماعتِ احمدیہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں ویسے تو ہر کام ہی، ہر منصوبہ ہی، ہر کوشش ہی اور ہر جدّ و جہد ہی بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے ہے لیکن ان تمام کوششوں اور ان تمام تدابیر کے علاوہ اس وقت دنیا کو ہماری دعاؤں کی بڑی ہی ضرورت ہے۔

دورِ حاضر کا انسان بڑا مغرور ہو گیا ہے۔ اور جو نعمتیں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس کو عطا کی تھیں۔ اس علم اور فراست کے نتیجہ میں جو آسمان سے ہی آتا ہے اسے وہ اپنی بھلائی کے لئے اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے خرچ کرنے کی بجائے اس پر اترانے لگا اور مغرور ہو گیا ہے اس حد تک کہ اسے یہ بھی پسند نہیں کہ اس کے لئے اس کا خدا فیصلہ کرے۔ وہ چاہتا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ہی اپنے فیصلے کرے۔ اگر وہ اپنے ربّ کے فیصلے پر راضی ہو جاتا تو آج اس تباہی کی طرف درجہ بدرجہ اس کی حرکت نہ ہوتی جس تباہی کی طرف ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ جا رہا ہے۔

پس اس انسان کو جسے اللہ تعالیٰ نے طاقت دی اور اپنی عطا سے نوازا اور جس کی آواز اور جس کے فیصلے میں اثر رکھا اور جس کا صحیح فیصلہ بنی نوع انسان کو ترقی کی راہوں پر لے جا سکتا ہے۔ لیکن جس کا غلط فیصلہ تمام

بنی نوع انسان کے لئے ہلاکت کا خطرہ

بھی پیدا کر سکتا ہے۔ وہ خود فیصلے کرنا چاہتا ہے۔ اپنے رب کا فیصلہ اسے منظور نہیں کیونکہ اگر اسے اپنے رب کا فیصلہ منظور ہوتا تو آج وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوتا جو رحمۃ للعالمین کا جھنڈا ہے اور جہاں جمع ہو کر وہ اس فیصلے کی طرف کان دھرتا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے حالات میں دیا تو ہلاکت اس کے سامنے منڈلا نہ رہی ہوتی بلکہ امن کے ساتھ سب مسائل کا حل ہو جاتا۔

—— دوسری طرف وہ خود کو بے بس اور لاچار بھی پاتا ہے اور عطاءِ الٰہی کو اپنی ہلاکت کے لئے استعمال کرنے پر تُلا ہوا ہے۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا کروں اور کس طرح فیصلہ کروں کہ عالمگیر تباہی سے خود بھی بچوں اور بنی نوع انسان کو بھی بچا لوں۔

پس خدائی فیصلے کی طرف کان دھرنے کے لئے تیار نہیں۔ خود کو صحیح فیصلے تک پہنچنے کے وہ قابل نہیں پاتا۔ ہلاکت اس کے سامنے ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل آسمان سے نازل نہ ہو

تو اس وقت انسانیت اس قسم کے خطرات سے گھری ہوئی ہے کہ اس قسم کے خطرات میں آج سے پہلے وہ کبھی نہ گھری تھی۔

پس ضرورت ہے انسان کو ایک ایسی جماعت اور ایک ایسے الٰہی سلسلہ کی جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کو، اور آپ کے اعمال کو اور آپ کی زندگی کو اپنے لئے بطور نمونہ کے بنائے اور اس رحمۃ للعالمین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وہی رنگ اپنے پر چڑھاتے ہوئے۔ انہی کے اشاروں پر اپنے فیصلے کے دھاروں کو موڑتے ہوئے بنی نوع انسان کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کرنے والا ہو۔

مَیں آج اپنے بھائیوں اور جماعت کو جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی بھلائی اور خیر کے لئے قائم کیا ہے اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ

بڑی کثرت کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں

کہ اللہ تعالیٰ ان اقوام کو ہدایت عطا کرے کہ جن کے غلط فیصلے آج تمام بنی نوع انسان کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ اور خدا کرے کہ ان میں یہ فراست پیدا ہو جائے کہ خود فیصلے کرنے کی بجائے اپنے رب کے فیصلوں پر راضی ہو جائیں اور اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور اس طرح وہ بنی نوع انسان کو ہلاکت سے بچانے میں کامیاب ہو جائیں ورنہ سوچ کے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں کہ انسان خود اپنے ہی ہاتھ سے خدا کی عطاء کو غلط استعمال کرتے ہوئے کس قدر ہلاکتوں کے دروازے اپنے پر کھول رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کو ہلاکت اور تباہی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

قرآن کی اور سب نبیوں کے سردارؐ کی باتیں کرتے ہیں

جو حق کے پیارے ہوتے ہیں وہ پیار کی باتیں کرتے ہیں
احسان و کرم، اخلاص و وفا، ایثار کی باتیں کرتے ہیں
ظلمت کو مٹا دینے والے انوار کی باتیں کرتے ہیں
سرکارِ دوعالمؐ کے عالی دربار کی باتیں کرتے ہیں
اسلام کی فتحِ نمایاں کے آثار نمایاں ہیں ہر سُو
کم ہمّت و کم ایمان ہیں وہ جو ہار کی باتیں کرتے ہیں
افسوس اِس دَورِ جمال میں بھی تجدید و ثباتِ دیں کیلئے
کچھ مدّعیانِ امن و اماں تلوار کی باتیں کرتے ہیں
دل نُورِ خدا سے بے گانہ، آنکھوں کو مجالِ دید نہیں
یہ فرزانے پھر جانے کیوں دیدار کی باتیں کرتے ہیں
ہم مہدیٔ دَوراں کے خادم دنیا میں جہاں بھی جا بیٹھیں
قرآن کی اور سب نبیوں کے سردارؐ کی باتیں کرتے ہیں
جو تھامے رکھتے ہیں ہر دم محبوبِ حقیقی کا دامن
وہ جلتی آگ میں پڑ کر بھی گلزار کی باتیں کرتے ہیں
شاکی ہیں ہمارے دوست کہ ہم کرتے نہیں بات بھی اب اُن سے
کرنے تو ضرور ہیں ہم لیکن معیار کی باتیں کرتے ہیں
روکا نہ کریں صدّیق ہمیں کچھ کہتے سُنتے رہنے سے
شاعر تو جہاں بھی مل بیٹھیں اشعار کی باتیں کرتے ہیں

محمد صدیق امرتسری
ربوہ

چندہ مساجد — اور — احمدی خواتین

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ۱۶ فروری تا ۲۲ فروری چندہ مساجد از احمدی مستورات کی مد میں ایک ہزار نو سو نہتر روپے کے وعدہ جات موصول ہوئے اور ڈیڑھ ہزار آٹھ سو اٹھائیس روپے کی وصولی ہوئی الحمد للہ۔ گویا ۲۲ فروری تک اس مد میں کل چار لاکھ سترہ ہزار نو سو اڑسٹھ روپے کے وعدہ جات آچکے ہیں اور تین لاکھ چھیالیس ہزار نو سو چھیاسی روپے کی وصولی ہو چکی ہے۔

گذشتہ چند ہفتوں کی رفتار کو دیکھتے ہوئے اس ہفتہ میں وعدہ جات اور وصولی کی رفتار قدرے سست رہی ہے۔

اسلام کی اشاعت کے لئے مساجد کا بنانا بہت ضروری ہے اور اس زمانہ میں کہ صلیب کا ذریعہ مساجد کے قیام کے ذریعہ ہی ادا کیا جا رہا ہے ان کی تعمیر میں حصہ لینا بہت ہی ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ہم جس طریق پر اسلام کو پیش کر سکتے ہیں دوسرا نہیں کر سکتا۔ مگر مشکلات یہ ہیں کہ ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غرباء کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجودیکہ یہ غرباء کی جماعت ہے تاہم میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات سمجھ کر حتی المقدور اس کے لئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۵)

پس احمدی مستورات کو چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول کے مطابق ہمیشہ ہی اسلام کی ترقی اور غلبہ کے لئے قربانیاں کرتی چلی جائیں تا اللہ تعالیٰ کا فضل ہم سب پر ہو اور ہم اپنی آنکھوں سے اسلام کا تمام ادیان پر اپنا غلبہ دیکھ لیں۔

تمام لجنات پوری کوشش سے اس چندہ کو جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کریں اور کوئی ایک بہن بھی ایسی نہ رہ جائے جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کی احمدی مستورات کو چاہیئے کہ اپنا چندہ اپنے پریذیڈنٹ یا سیکرٹری مال کی معرفت بھجوا دیں۔

خاکسار مریم صدیقہ
(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اطفال الاحمدیہ اور چندہ وقف جدید

گذشتہ سال کے چندہ وقف جدید کی وصولی کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ احمدی بچے حضرت صاحب کے اس مطالبہ کو پورا نہیں کر پائے کہ بچے اس سال کے دوران وقف جدید میں پچاس ہزار روپے جمع کر دیں۔ جو کمی رہ گئی ہے اس کی تلافی اب نئے سال میں ضروری ہے۔ اسلئے میں جملہ عہدیداران مجلس اطفال الاحمدیہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اب نئے سال کے دوران اس طرف پہلے سے زیادہ توجہ دیں اور کوشش کریں تاکہ سارے اطفال چندہ وقف جدید میں شامل ہو جائیں۔ وعدے لکھنے کا کام ۵ مارچ تک ختم ہو جانا چاہیئے۔ اسکے ساتھ ہی بچوں کو وعدہ کے مطابق چندہ کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ نیز ماہوار رپورٹ کارگزاری میں اپنی مساعی کو تفصیل سے لکھکر باقاعدگی سے بھجوایا کریں۔ جزاکم اللہ

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقف عارضی کے متعلق ایک ضروری اعلان

مربیان سلسلہ مفوضہ پروگرام کے مطابق اپنے کام کی رپورٹ ساتھ کے ساتھ بھجواتے چلے جائیں جن مربیان کے پاس وقف عارضی کے فارم نہ ہوں وہ مولانا ابو العطاء صاحب سے منگوا لیں اور فارم پُر کر کے جلد بھجوائیں۔ جنہوں نے بغیر فارموں کے کام کیا ہے وہ بھی اپنی رپورٹ بھیجا دیں تاکہ ان اصحاب کو جنہوں نے وقف کیا ہے فارم بھجوا کر ان کی تکمیل کروائی جائے۔ رپورٹیں نظارت ہذا کے توسط سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بھجوانی چاہئیں۔

قاضی محمد نذیر
ناظر اصلاح وارشاد

ضروری اعلانات

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ربوہ میں ۷-۸-۹ اپریل ۶۷ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگی۔

جماعتیں اپنی تجاویز بطور ایجنڈا ۱۰ مارچ ۶۷ء تک بھجوا دیں۔ نیز ہر جماعت کم سے کم ایک نمائندہ منتخب کر کے جلد از جلد اطلاع دے۔ بڑی جماعتیں حسب قواعد زیادہ نمائندے بھجوائیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

پانچ ہزار ۵۰۰۰ واقفین عارضی کا مطالبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت احمدیہ سے مطالبہ فرمایا ہے کہ وہ وقف عارضی کے سلسلہ میں پانچ ہزار واقفین مہیا کرے۔ الحمد للہ کہ احباب جماعت اس تحریک پر ذوق وشوق سے لبیک کہہ رہے ہیں۔ لیکن ہنوز مطلوبہ تعداد بہت دور ہے۔ اسلئے میں جملہ امراء صاحبان پریذیڈنٹ صاحبان اور مربیان کرام سلسلہ احمدیہ سے پرزور درخواست کرتا ہوں ۔۔۔ کہ وہ اس اہم ضرورت کی طرف فوری طور پر توجہ فرمائیں تاکہ جلد سے جلد یہ تعداد پوری ہو جائے اور جماعتوں کی تربیت اور تعلیم قرآن کا کام کما حقہ انجام پائے۔ وقف عارضی میں جانے والے دوست اس بات کے شاہد ہیں کہ اس پاک تحریک کے نتیجہ میں خود انہیں روحانی فائدہ پہنچتا ہے اور ثواب اسکے علاوہ ہے دفتر سے وقف عارضی کے مطبوعات مل سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں سادہ کاغذ پر بھی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں اس وقف کے لئے درخواست بھجوائی جا سکتی ہے۔ احباب اسکی طرف توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری کے مطابق یہ کلاس ماہ جولائی میں تعطیلات کے ایام میں ایک ماہ کے لئے جاری ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اس کلاس کا نصاب ایسا مقرر کیا گیا ہے کہ شامل ہونے والے احباب قرآن مجید، حدیث شریف، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صرف ونحو کے اسباق کے علاوہ علماء سلسلہ کی تقاریر سے بھی استفادہ کریں گے۔ اس کے علاوہ خود طلباء کو بھی تقاریر کی مشق کرائی جائے گی۔ مقدم ترین چیز قرآن کریم کی تعلیم ہوگی۔ علماء کی تقاریر کے لئے اہم موضوع مقرر کئے گئے ہیں۔ تقریروں کے نوٹ مطلوبہ شکل میں طلباء کو دئے جائیں گے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان سے بھی استفادہ کا پروگرام مقرر ہے۔ اس کلاس میں شامل ہونے والے دوست ابھی سے تیاری کرنی شروع کر دیں اور اپنے نام دفتر ہذا کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ ایسی تمام درخواستیں امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔ جماعتوں میں یہ تحریک کر کے صدر اور امراء صاحبان جلد سے جلد طلباء کے نام ارسال کریں۔ (نائب ناظر اصلاح وارشاد)

فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی بابرکت اور عظیم تحریک کو جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور سعادت مہد کی پہلی مالی تحریک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم کے ماتحت قبولیت سے نوازا اور مخلصین جماعت کو دلی انشراح اور بشاشت کے ساتھ بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوانے اور رقوم کی ادائیگی کی خاص توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان وعدوں میں اور اسی طرح نقد ادائیگی میں بفضل خدا لگاتار اضافہ ہو رہا ہے تمام اضافوں کو شامل کر کے ۱۵ فروری تک فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی مجموعی رقم چونتیس لاکھ دس ہزار روپے ہو گئی ہے اور وصولی پونے آٹھ لاکھ روپے ہو چکی ہے۔ الحمد للہ

وعدوں کی مجموعی رقم کے لحاظ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس منشاء مبارک کی تعمیل میں کہ وعدوں کے ⅓ سے زائد رقم اپریل ۱۹۶۷ء تک ادا کی جائے۔ کم از کم بارہ لاکھ روپیہ وصول ہونا چاہیئے تاکہ اصل مقاصد فاؤنڈیشن کے لئے جلد سے جلد عملی کارروائی شروع کی جا سکے۔ امید ہے جملہ وعدہ کنندگان احباب اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

درخواست ہائے دعا

۱- میری دادی جان کے جگر کا اپریشن لاہور میں ہو گیا ہے۔ الحمد للہ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسارہ طیبہ کوثر کراچی)

۲- برادرم عزیزم بشارت علی خاں طویل بیماری کے باعث بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ (خاکسار مبارک احمد بقاپوری کراچی)

۳- مکرم خواجہ عبدالواحد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوجرخان ضلع راولپنڈی کی اہلیہ صاحبہ گلے کی بندش کے باعث بیمار اور راولپنڈی ہاسپٹل میں زیر علاج ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ بزرگان سلسلہ احباب جماعت سے صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال)

۴- خاکسار کی اہلیہ رضیہ بیگم بنت رسالدار مرزا احمد خان صاحب مرحوم و مغفور عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں نیز ذیابیطس زیادہ بیمار ہیں نیز خاکسار کو دیگر مشکلات اور پریشانیاں بھی درپیش ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(مشتاق احمد مرزا۔ راولپنڈی)

۵- خاکسار اٹھارہ سال سے مختلف بیماریوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ میرے لئے دعا فرمائی جائے کہ خدا تعالیٰ مجھے ان سے نجات دے۔ (عطاء الٰہی احمدی ۲۱ کھنہ بلڈنگ چوک برف خانہ ریلوے روڈ لاہور

۶- میرے چھوٹے بھائی رحمت اللہ صاحب جینیوٹ کا لڑکا بعمر ۱۲ سال گذشتہ سال ٹائیفائڈ بگڑ جانے کی وجہ سے ٹانگوں سے معذور ہو گیا ہے باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت عطا فرمائے (خاکسار عطاء اللہ کارکن وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

۷- میری امی جان چند روز سے سخت بیمار ہیں کمزوری بہت ہو گئی ہے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (داؤد دتقی دارالرحمت وسطی)

"غلبۂ حق" اور "خاتم النبیین"

کے متعلق

ثاقب صاحب زیروی کی رائے

امسال محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد کی دو کتابیں "غلبۂ حق" اور "خاتم النبیین" صیغہ نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد نے شائع کی ہیں۔ "غلبۂ حق" غیر مبائعین کی کتاب "فتح حق" کے جواب میں اور مقام خاتم النبیین پروفیسر خالد محمود صاحب کی کتاب "عقیدۃ الامۃ فی معنی ختم النبوۃ" کے جواب میں شائع ہوئی ہے۔ غلبۂ حق کی قیمت ۲-۲۵ روپے اور "مقام خاتم النبیین" کی قیمت ۱-۵۰ روپیہ ان ہر دو کتابوں کے متعلق ثاقب صاحب زیروی نے اپنے ایک گرامی نامہ میں ذیل کی رائے دی ہے۔

(مہتمم نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

مکرم و محترم حضرت قاضی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

قلب و ذہن پر آپ کی اس خدمت جلیلہ کے لئے جو آپ نے بفضلہ تعالیٰ "غلبۂ حق" لکھ کر انجام دی ہے۔ تشکر و تحسین کے جذبات مستولی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت ڈالے آپ کو خوشگوار صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور آپ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیش از بیش خدمات لے۔ آپ کے امسال جلسہ سالانہ پر شائع ہونے والے دونوں نقش بے مثال بھی ہیں لازوال بھی! اللہ کرے زور بیان اور زیادہ۔ والسلام

(ناچیز ثاقب زیروی لاہور)

ھو الشافی

پاکستان میں ایجاد ہونے والی ادویات کی کامیابیاں

بفضلہ تعالیٰ ہم کئی ایک پرانی اور لاعلاج امراض کے لئے اونچی طاقت کی چار خوراکی اکسیریں تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں چار خوراکی اکسیروں کو آزما کر کامیاب قرار دینے والے چند معززین کے اسماء درج ذیل ہیں

• جناب سید کمال یوسف صاحب مبلغ اسلام کوپن ہیگن • جناب ملک صلاح الدین صاحب مؤلف اصحاب احمد قادیان • جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم (آف ربوہ) پاک آرمی • جناب سردار محمد اسلم صاحب کرشن نگر لاہور • جناب ملک سلیم احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ چنیوٹ • جناب خواجہ محمد حنیف صاحب دکاندار گولبازار ربوہ • اور جناب چوہدری نور محمد صاحب چیف اکاؤنٹنٹ کریسنٹ فیکٹریز لمیٹڈ لوہے والا۔

بفضلہ تعالیٰ مندرجہ ذیل اکسیریں اپنی متعلقہ امراض کا مکمل علاج ہیں۔

۱- اکسیر بواسیر PILES CURE	۸- اکسیر چشم EYES CURE
۲- اکسیر درد PAINS CURE (جوڑوں اور اعصاب کے دردوں اور گنٹھیا کیلئے)	۹- اکسیر جریان گوش OTORRHOEA CURE
۳- اکسیر سردرد HEADACHE CURE	۱۰- اکسیر ناسور FISTULA CURE
۴- اکسیر زکام (ناک سے اخراج) COLD CURE	۱۱- اکسیر تبخیر FLATULENCE CURE
۵- اکسیر نزلہ (حلق سے اخراج) CATARRH CURE	۱۲- اکسیر درد شکم COLIC CURE
۶- اکسیر دمہ (خشک و تر) ASTHMA CURE	۱۳ اکسیر سیلان الرحم LEUCORRHEA CURE
۷- اکسیر نکسیر EPISTAXIS CURE	۱۴- اکسیر بانجھ پن STERILITY CURE

ہر دوا کے مکمل کورس (چار خوراک) کی قیمت دس روپے خرچ ڈاک بذریعہ وی پی ڈیڑھ روپیہ

• کیور ریمیڈیز میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

• ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ گولبازار ربوہ

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

و دیگر ادویات افضل برادرز گولبازار ربوہ سے مل سکیں گی۔

خریدتے وقت شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل دیکھ لیا کریں۔

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ہزاروں احمدی دوست

جو پاکستان سے باہر رہتے ہیں ہمیں ان کے پتہ جات کی ضرورت ہے تاکہ ہم سلسلہ کی انگریزی اور اردو کتب کی فہرست ان کو بھجوا سکیں۔ ہم نے امسال قرآن پاک کے انگریزی ترجمہ کا نیا ایڈیشن شائع کیا ہے۔ اس لئے جو احباب حمائل شریف مع انگریزی ترجمہ معہ تفسیر صغیر خریدنا چاہتے ہیں وہ ہمیں مطلع فرمائیں ہم غیر ممالک میں کتب بآسانی بھجوا سکتے ہیں۔

پاکستان کے دوستوں سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے عزیز و اقارب کے پتہ جات سے بذریعہ کارڈ آج ہی ہمیں اطلاع دیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

رعائتی قیمت حمائل انگلش -/۱۲ روپیہ تفسیر صغیر -/۲۰ روپیہ

المشتہر: مینیجر اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں، دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
ڈاکٹر شریف احمد پراناٹ اڈہ چنیوٹ

خلافت کی اہمیت

محترم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خلافت کے معنی نیابت یا قائم مقامی کے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام دنیا میں خدا تعالیٰ کا پیغام لے کر آتے ہیں۔ اور ان کے وجود سے خدا تعالیٰ کی متعدد صفات کا اظہار ہوتا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ ایک لطیف در لطیف ہستی ہے اور اسے انسان ظاہری اور مادی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا بلکہ نورِ بصیرت اور دل کی آنکھ سے اس کا مشاہدہ کرتا ہے، جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

لا تدرکہ الابصار
وھو یدرک الابصار

لہٰذا خدا تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو انسانوں کے لئے انسانی وجود میں اپنا قائم مقام بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ جن کے اعمال و افعال اور اقوال و شمائل سے خدا نمائی کا اظہار ہوتا ہے۔ ان کا آنا گویا خدا کا آنا ہوتا ہے۔ ان کی ایک ایک حرکت و سکون محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوتی ہے۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام کو شریعت اسلامی میں "خلیفہ" کے نام نامی سے موسوم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے متعلق فرمایا۔

واذ قال ربک للملٰئکۃ
انی جاعلٌ فی الارض
خلیفۃ (بقرہ)

انبیاء علیہم السلام ایک عرصہ تک اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام اور دیگر دینی فرائض سرانجام دینے کے بعد بشری تقاضہ کے مطابق وفات پا جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ مومنوں کے غم واندوہ دور کرنے کے لئے اور نبی کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے نبی کا جانشین مقرر فرما دیتا ہے۔

قرآن مجید کا سرسری مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد دو قسم کے جانشین یعنی خلفاء ہوتے چلے آئے ہیں۔ یعنی یا تو نبی کے بعد اسی کی شریعت پر عمل کرنے والے اور نبی مبعوث ہوتے رہتے ہیں جیسے حضرت موسےٰؑ کے بعد حضرت یوشعؑ، حضرت داؤدؑ۔ حضرت سلیمانؑ اور اس سلسلہ کے آخری خلیفہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ہوئے ہیں۔ اور یا پھر نبی کے بعد نبی خلیفہ نہیں بلکہ ایک خلیفہ کا انتخاب خدا تعالیٰ کی مشیت کے مطابق عمل میں آتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین اس مقام پر سرفراز کئے گئے۔

اسلام میں خلافتِ راشدہ کا آغاز ہمارے سید و مولیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ہوا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اس خلافت کا وعدہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عین حیات میں ہی فرمایا تھا۔

وعد اللہ الذین امنوا
منکم وعملوا الصالحات
لیستخلفنھم فی الارض
کما استخلف الذین
من قبلھم (النور)

ترجمہ: خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ جو تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ضرور انہیں زمین میں خلافت سے نوازے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا۔

انبیاء علیہم السلام کے بعد ہمیشہ کسی نہ کسی رنگ میں خلافت جاری رہتی ہے۔ اور کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس کے بعد خلافت جاری نہ رہی ہو اور ایسا ہونا ضروری ہے تاکہ نبی کا جاری کردہ سلسلہ پھلتا اور پھولتا رہے اور مومن اتحاد کی لڑی میں پروئے جائیں۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث حضرت امام جلال الدین سیوطی رحؒ نے نقل کی ہے۔

ما کانت نبوۃ قط الا
تبعتھا خلافۃ۔
(جامع الصغیر)

ترجمہ کہ کبھی بھی کوئی نبوت نہیں ہوئی مگر ہمیشہ اس کے بعد خلافت جاری رہی ہے۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "شہادت القرآن" میں بھی ایسی فرماتے ہیں:۔

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔۔۔ کیونکہ خلیفہ دراصل رسول کا ظل ہوتا ہے۔ اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت رکھے۔ سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔" (روحانی خزائن جلد ۶ ص ۳۵۳)

خلیفۂ وقت کی اطاعت و فرمانبرداری ہر مسلمان کا فرض ہے اور جو شخص اپنی گردن کو اس جوئے سے نکالتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک فاسقوں میں شمار ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا

ومن کفر بعد ذٰلک
فاولٰئک ھم الفاسقون (نور)

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی ہے چنانچہ فرمایا۔

علیکم بسنتی و سنۃ
الخلفاء الراشدین المھدیین
تمسکوا بھا و عضوا علیھا
بالنواجذ

(مشکوٰۃ کتاب الایمان باب اعتصام بالکتاب والسنۃ)

ترجمہ: تم پر واجب ہے کہ میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت پر عمل پیرا ہو۔ اور ان کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان ایک شخص کا نام پیش کرتے ہیں۔ اور پھر اس کو خود ہی منتخب کر لیتے ہیں۔ لہٰذا ایسے خلیفہ کے بارے میں یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اسے خدا تعالیٰ نے از خود خلیفہ بنایا ہے۔ سو اس بارے میں قرآن مجید اور اقوال نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہماری راہنمائی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آیت استخلاف میں فرماتا ہے۔

لیستخلفنھم

کہ وہ ضرور ان مسلمانوں کو خلیفہ بنائے گا۔

چنانچہ اس وعدہ کے مطابق سب سے پہلے خلیفہ راشد سیدنا حضرت ابو بکرؓ منتخب ہوئے اور جو طریق بھی آپ کے انتخاب کے لئے اختیار کیا گیا وہ خدا تعالیٰ کے عین منشاء کے مطابق تھا۔ اور پھر حضرت عمرؓ کے نامزد ہونے میں بھی خدا تعالیٰ کا ارادہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے خلیفہ ثالث کے انتخاب کے لئے چھ ارکان پر مشتمل جو مختصر سی کمیٹی نامزد فرمائی جس کی وساطت سے حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ منتخب ہوئے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق تھی اور خلیفہ راشدین کا انتخاب لوگوں نے نہیں بلکہ خدا نے کیا تھا۔ اگر یہ بات تسلیم نہ کی جائے تو پھر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں سے جو وعدہ فرمایا ہے اس کی کوئی اور صورت نظر نہیں آتی سوائے خلافت علیٰ منہاج ملوکیت کے۔ جسے خلافتِ راشدہ سے دور کی نسبت بھی نہیں ہے۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کسی گمراہی پر متفق نہیں ہو سکتے اور جس امر پر مومن متفق ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا بھی ان کے شامل حال ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب بظاہر لوگوں کے ذریعہ خلیفہ کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔ اور اکثریت ایک شخص کی خلافت پر متفق ہو جاتی ہے تو دراصل یہ خدا تعالیٰ کا انتخاب ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں کو جس طرف چاہے پھیر دے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ وہ اسے جدھر چاہے پھیر دیتا ہے۔ اسی قدرت کا اظہار انتخاب خلافت کے وقت ہوتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت خلیفہ کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ اس کے فیصلوں میں برکت ڈالی جاتی ہے۔ اس کے فرمودہ کاموں پر مومن دل و جان سے عمل کرتے ہیں۔ اور دین اسلام کو تمکنت اور غلبہ نصیب ہوتا ہے۔

خلیفۂ وقت کے تمام احکام پر عمل کرنا ایک سچے مومن کا فرض ہے اور اس بارے میں معمولی سی غفلت بھی اسے خدا تعالیٰ سے دور رکھنے کا موجب بن سکتی ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے

عن عبد اللہ ابن عمر
قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من خلع یدا من طاعۃ
لقی اللہ یوم القیامۃ ولا
حجۃ لہٗ ومن مات و
لیس فی عنقہ بیعۃ مات
میتۃ جاھلیۃ

(مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء)

ترجمہ۔ فرمایا جس نے خلیفہ کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ خدا تعالیٰ سے قیامت کے روز ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کے پاس اپنی برأت کی کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو بغیر بیعت کے مر جائے وہ جاہلیت کی موت مرے گا

(مشکوٰۃ کتاب القضاء)

پس انتخاب خلافت کے بعد تمام امت کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد خلیفۂ وقت کی غلامی کا اقرار کرے۔ اور بلا چون و چرا اس

بقیہ سلسلہ خلافت صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ

تربیت اولاد

اسلام کا رکنِ اعظم ——— نماز

نماز خدا تعالیٰ کے حضور حاضری کا نام ہے جبکہ ایک مسلمان مختلف اوقات میں پانچ مرتبہ با جماعت خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے عبادت بجا لاتا ہے۔ نماز اسلام کا اہم ترین رکن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الصلوٰۃ معراج المومن کہ نماز مومن کی روحانی ترقی کا وسیلہ ہے۔ جو شخص پانچ مرتبہ خدا تعالیٰ کے حضور رضاء ربانی کے حصول کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور توجہ کے ساتھ عبادت کرتا ہے۔ اس میں غیر معمولی سوز وگداز۔ رقت۔ خشوع و خضوع پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ سے اسے برائیوں سے نفرت و کراہت ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی ذات سے اسے محبت ہو جاتی ہے۔ مزید براں حقوق اللہ کی ادائیگی پر اسے حقوق العباد کی ادائیگی کا بھی احساس ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں نماز کا ارشاد متعدد مرتبہ آیا ہے۔ کہیں تو نماز قائم کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ کہیں نماز کے فضائل بیان کئے گئے ہیں اور نہ پڑھنے والوں کو زجر و توبیخ کی گئی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے استعینوا بالصبر والصلوٰۃ صبر اور نماز سے مدد طلب کرو گویا نماز کو خدائی تائید کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اور آیت ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اہل جنت دوزخ میں رہنے والوں سے دریافت کریں گے کس امر نے تم کو دوزخ میں داخل کر رکھا ہے دوزخی جواباً کہیں گے کہ ہم نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

پھر نماز کی خوبی بیان کی ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ یقیناً نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ نماز سے انسان کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ انسانی ضمیر نماز کے وقت زیادہ بیدار ہو جاتا ہے انسان کی غلطیاں اور اسکے عیوب نفس لوامہ کی کیفیت وارد کر دیتے ہیں اس کا نفس غلطیوں پر نادم ہوتا ہے اور یہی ندامت و ملامت حقیقی مومن کے لئے نماز کے وقت نفس مطمئنہ کی صورت میں تبدیل ہو جاتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

احادیث میں نماز نہ ادا کرنے والے کے لئے انتہائی انذاری کلمات اور زجر و توبیخ وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بین الایمان والکفر ترک الصلوٰۃ کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنے کا فرق ہے۔ گویا یہ نماز ایسا ستون دین ہے کہ جو کفر و ایمان کے درمیان حد فاصل کا حکم رکھتی ہے۔ اس سے بڑھکر حضور نماز سے غفلت کرنے والوں پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان آمر بحطب
فیحتطب ثم آمر بالصلوٰۃ فیوذن لھا ثم آمر رجلا
فیوم الناس ثم اخالف الیٰ رجال لا یشھدون الصلوٰۃ
فاحرق علیھم بیوتھم (مسلم)

یعنی اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے اس امر کا عزم صمیم کر لیا ہے کہ میں ایندھن جمع کرنے کا حکم دوں بعد ازاں وہ ایندھن باندھا جائے پھر میں نماز کا حکم دوں اور اس کے لئے اذان بھی دی جائے پھر میں کسی شخص کو امامت کے لئے حکم دوں بعد ازاں میں خود ان مختلف لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو ان کے سمیت ہی آگ لگا دوں۔

اس حدیث میں جہاں نماز سے غافل لوگوں کو شدید انتباہ کیا گیا ہے ایک اور جگہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف رغبت دلانے کے لئے فرماتے ہیں۔

اے لوگو! بتاؤ اگر کسی کے دروازے کے سامنے ایک نہر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو کیا اس کے بدن پر میل رہے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کے جسم پر ہرگز کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا یہی کیفیت نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے ذریعہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

۲۔ صلوٰۃ الجماعۃ افضل من صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ (بخاری)

نماز با جماعت انفرادی نماز سے ستائیس۲۷ درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے قرآن کریم نے الصلوٰۃ کے ساتھ لفظ اقام فرمایا ہے اقام کے معنے جہاں نماز با جماعت کے ہیں وہاں نماز کو پوری شرائط اور آداب کے ساتھ ادا کرنا بھی ہے۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

ان اول ما یحاسب بہ یوم القیامۃ الصلوٰۃ

روز قیامت میں سب سے پہلے محاسبہ نماز کے متعلق ہوگا۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کو یہ بھی تلقین فرمائی ہے کہ اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کی تلقین کرو لیکن جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز کے لئے ان پر سختی کرو اس ارشاد کی روشنی میں والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ جہاں اپنے آپ کو نماز با جماعت میں نمونہ بنائیں اور نماز باقاعدگی سے ادا کریں وہاں تربیت اولاد کے سلسلہ میں شریعت ان پر یہ ذمہ داری بھی عائد کرتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو نماز کی طرف سے غافل نہ ہونے دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھے گا۔ اور نماز خود دعا ہے۔ نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۶۸)

حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ذخیرہ اندوزی گناہ ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحتکر الا خاطی

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا خطاکار ہے

تشریح :۔ آجکل پاکستان میں غلہ اور آٹے کی بالخصوص اور دوسری غذائی اشیاء کے حصول میں غیر معمولی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جس چیز پر بھی گورنمنٹ کی طرف سے کنٹرول کا اعلان ہوتا ہے وہ چیز آناً فاناً بازار سے غائب ہو جاتی ہے مگر مہنگے بھاؤ خفیہ فروخت ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن کے پاس گندم اور دوسری غذائی اشیاء کے ذخائر موجود ہیں۔ اپنے ذخائر کو عوام کی نظروں سے اوجھل کر دیا ہے۔ مفلوک الحال تو پہلے ہی مسکینی اور محتاجی کی زندگی بسر کر رہے تھے اب متوسط الحال طبقہ بھی آہیں بھرنے لگا ہے اور ان کے بیل دہانہ مہنگائی اور کمیابی کی گرفت کر رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد بالا میں ضروریات زندگی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ بلکہ ایک اور حدیث میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے۔ الجالب مرزوق والمحتکر ملعون یعنی جو شخص اپنا غلہ منڈی میں ڈال دے تاکہ عوام اپنی ضروریات کو آسانی سے پوری کر سکیں ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے۔ لیکن اسکے مقابل جو ذخیرہ اندوزی کرتا ہے وہ خدا کی رحمت سے دھتکار دیا جاتا ہے۔

قرآنِ مجید پر ایک اعتراض کا جواب

ریونڈ ویری (Wherry) نے قرآن مجید کی آیت

ثم یاتی من بعد ذالک عام فیہ یغاث الناس وفیہ یعصرون (یوسف)

پر اعتراض کیا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرعون کے خواب کی تعبیر یوں کی :۔

پھر سات سالوں کے قحط کے بعد ایک سال ایسا آئیگا جس میں لوگوں کی تنگی دور کر دی جائے گی اور لوگ دوسروں کو تحفے دیں گے مستشرقین نے جغرافیائی لحاظ سے یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ واقعہ مصر کا ہے اور مصر کی شادابی کا دار و مدار بارش پر نہیں بلکہ دریائے نیل کی طغیانی پر ہے کیونکہ ملک بھر میں بارش ہوتی ہی نہیں چنانچہ مسٹر ویری لکھتے ہیں :۔

The statement of the text is certainly a mistake testifying to the fallibility of the Prophet.

یعنی قرآنی نص کا یہ بیان غلطی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ پیغمبر اسلام غلطی کر سکتے تھے یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مستشرقین اعتراض تو بڑی آسانی سے کر دیتے ہیں مگر وہ عربی الفاظ کے اسرار اور سیاق و سباق پر غور نہیں کرتے۔ تعصب کی عینک ان کو حقائق پر

غور کرنے سے روکتی ہے اس آیت مذکورہ میں لفظ یغاث کے تین معانی ہو سکتے ہیں
۱۔ لوگوں کی مدد کی جائے گی۔ ۲۔ ان کی فریاد سنی جائے گی۔ ۳۔ بارش برسائی جائے گی
(اقرب الموارد)

ہمارے ہاں عدالتوں میں کثرت سے لفظ استغاثہ استعمال ہوتا ہے۔ جس کے معنے ہی داد رسی کرنا سمجھے ہیں اور مستغیث اسے کہتے ہیں جو جج سے فریاد کر رہا ہوتا ہے کہ اس کی فریاد سنی جائے اور دادرسی کی جائے حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا کہ سات سال کے قحط کے بعد لوگوں کی تکلیف دور ہو جائے گی۔ اور ان کی فریاد سنی جائے گی ان معنوں کے لحاظ سے اس آیت پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو مصر میں بارش نہیں ہوتی تو پھر بھی اس آیت پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآنی نص میں یہ نہیں لکھا کہ اہل مصر پر بارش ہوگی بلکہ الناس کا لفظ آیت میں موجود ہے۔ یعنی لوگوں کے لئے بارش برسائی جائے گی۔ جغرافیہ کا ابتدائی طالب علم اور موسمیات کا مبتدی جانتا ہے کہ ملک حبشہ میں بارش ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے دریائے نیل میں طغیانی آتی ہے جس پر مصر کی شادابی اور اقتصادی معیشت کا انحصار ہے یعنی ان علاقوں اور ملکوں میں بارش ہوگی جو دریائے نیل میں سیلاب اور طغیانی کا باعث ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے قحط دور ہو جائے گا۔ الغرض لفظ الناس میں مستشرقین کے اعتراض کا لاثانی جواب دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان انذاری نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا۔

"تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد"

یعنی شاہ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا۔ جس وقت یہ الہام ہوا اس وقت شاہ [illegible] ایران مظفر دین ملکی حالات پر کنٹرول کر رہے تھے اور ان کی عام مقبولیت تھی۔ عوام ان کی پالیسی سے بہت خوش تھے۔ عوامی مطالبات کو شاہ ایران قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ۱۹۰۷ء میں شاہ ایران وفات پا جاتے ہیں اور ان کے فرزند مرزا محمد علی تخت نشین ہوتے ہیں۔ ابتداء میں ملکی حالات میں استحکام تھا باقاعدہ پارلیمنٹ کام کر رہی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے خدا کے مسیح کے الہام کو پورا کرنا تھا۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد ایران میں انقلاب کے آثار نظر آنے لگے۔ شاہ ایران اور پارلیمنٹ کی باہمی مخاصمت شروع ہوگئی۔ ان حالات کے پیش نظر شاہ ایران نے پارلیمنٹ کو موقوف کر دیا جمہوریت پرستوں نے حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک۔ خانہ جنگی شروع ہو گئی اور حالات بد سے بدتر ہو گئے۔ شاہ نے خزانہ اور قیمتی اشیاء روس بھیجنی شروع کر دیں۔ شاہ نے اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لا کر انتہائی کوشش کی کہ حالات سدھر جائیں مگر ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اب وقت آ گیا کہ خدا کے مسیح کی بات پوری ہو۔ پندرہ جولائی ۱۹۰۹ء کو شاہ ایران نے اپنے خاندان سمیت روسی سفارت میں سیاسی پناہ لی۔ اور سابقہ نظام حکومت بدل دیا گیا۔ اور آج ایران ہر لحاظ سے ترقی کر رہا ہے۔ اس طرح حضرت مسیح موعود کا الہام واضح طور پر پورا ہو گیا۔

وفی ذالک عبرۃ وتذکرۃ لمن لہ عینان

دوکاندار اور نماز باجماعت

بسا اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض دکاندار نمازوں کے اوقات میں دکانیں کھلی رکھتے ہیں اور اس طرح دین کے بدلہ دنیا کا نہایت ہی مہنگا اور نقصان رساں سودا کر بیٹھتے ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"میں نے بار بار توجہ دلائی ہے کہ نمازوں کے وقت دکانیں کھلی نہیں رہنی چاہئیں۔ آخر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کی دکان کھلی بھی رہے اور پھر اسکے متعلق یہ سمجھا جائے کہ وہ نماز باجماعت بھی ادا کرتا ہے۔ پس میں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نمازوں کے وقت دکانداروں کی نگرانی رکھیں ۔۔۔۔ اگر نمازوں کے وقت کوئی شخص اپنی دکان کو کھلا رکھتا ہے تو اسکے سوائے اسکے اور کوئی معنی نہیں کہ اسکے دل میں نماز کا احترام نہیں اس وقت بہرحال ایک احمدی کہلانیوالے کو اپنی دکان بند کرنی چاہیئے اور نماز باجماعت کے لئے مسجد میں جانا چاہیئے ۔۔۔۔ یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ دکاندار اپنی دکانوں پر ہی بیٹھے رہیں اور نماز کے لئے مسجد میں نہ جائیں۔ (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل، جون ۱۹۴۲ء)

عالمِ عیسائیت

بائیبل کے متعلق چرچ کے اساسی نظریہ میں تبدیلی

دنیائے عیسائیت میں آج کل ایسے دماغ منصۂ شہود پر آ رہے ہیں جو عیسائیت کے بنیادی عقائد پر کڑی تنقید کر رہے ہیں ان کا یہ خیال ہے کہ ان عقائد کو عقلِ سلیم تسلیم نہیں کرتی بلکہ چرچ کے لئے ذلت اور رسوائی کا باعث ہیں۔ بانی احمدیت علیہ السلام نے عیسائیت کے زوال کی جو پیشگوئی فرمائی ہے اس کے آثار اب بالکل واضح ہو رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت بانی احمدیت علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اب عیسویت سے دست برداری دنیا میں شروع ہو گئی ہے اور اس مذہب کو جلا دینے والی آگ بھڑک اٹھی ہے آگ کا دستور ہے کہ وہ اوّل ذرا سی شروع ہو کر پھر آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے۔ یہی حال اب عیسائیت کا ہوگا۔"
(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۹۵)

سولھویں صدی میں چرچ کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے اس امر کی ضرورت کا شدید احساس ہوا کہ چرچ کے عقائد کو معین صورت دی جائے اس مقصد کے لئے WESTMINISTER CONFESSION کے مسودہ میں چرچ کے عقیدہ کو یوں بیان کیا گیا تھا:۔

"کتاب مقدس کی اتھارٹی جس کی بناء پر اس پر ایمان لانا اور اس کی اتباع کرنا لازمی ہے وہ نہ کسی ایک شخص کی شہادت پر مبنی ہے نہ چرچ کی تصدیق پر بلکہ کلیتہً خدا تعالےٰ پر جو ذات برحق ہے اور کتاب مقدس کا مصنف اس لئے اس کتاب کو اس وجہ سے تسلیم کرنا چاہیئے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔"

پانچ سو سال تک یہ عقیدہ یونائیٹڈ پریس بائی ٹیرین چرچ (UNITED PRESS BYTERIAN CHURCH) کے پیروؤں کے لئے دستور اساسی اور قابل عمل رہا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے اکابرین عیسائیت و مشاہیر چرچ کی باہمی کشمکش و تنقید کے نتیجہ میں مذکورہ بالا عقیدہ پر نظر ثانی کی جا رہی ہے۔ مئی ۱۹۶۷ء میں یونائیٹڈ پریس بائی ٹیرین چرچ کے ہونے والے اجلاس میں یہ مسودہ تصدیق کے لئے پیش ہوگا۔ جدید پیش ہونے والے مسودہ کے الفاظ یہ ہوں گے:۔

"اگرچہ صحائف مقدسہ روح القدس کی رہنمائی میں تفویض ہوئے لیکن پھر بھی وہ انسانوں کا کلام ہیں ایسے انسانوں کا کلام جو محاورات زبان اظہار خیال کی مختلف اشکال اور اپنے زمانہ اور مقام جس میں وہ صحائف لکھے گئے کے ادبی اسلوب سے متاثر تھے ایسے انسان جو زندگی تاریخ اور جو کائنات کے متعلق ان نظریات کا انعکاس کرتے ہیں جو اس زمانہ میں مروج تھے اس لئے چرچ کا فرض ہے کہ وہ اس تاریخی اور ادبی تفہیم کے ساتھ ہی ان کی طرف توجہ کرے۔"

اگر یہ پاس ہو جائے یہ عقیدہ عیسائیت کے بنیادی عقیدہ پر ضرب کاری ثابت ہوگا! اور گویا عیسائیت اپنی موت آپ مر جائے گی۔ یہ پاس نہ بھی ہو تو ثابت ہو گا کہ عیسائی دنیا میں بائیبل کے الہامی کلام ہونے پر خود عیسائیوں کو شبہات پیدا ہو گئے ہیں۔

معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام مسئلہ معراج کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت یہ سیر کشفی تھا جو بیداری سے اشد درجہ پر مشابہ ہے بلکہ ایک قسم کی بیداری ہے میں اس کا نام خواب ہرگز نہیں رکھتا اور نہ کشف کے ادنیٰ درجوں میں سے اس کو سمجھتا ہوں بلکہ یہ کشف کا بزرگ ترین مقام ہے جو درحقیقت بیداری سے یہ حالت زیادہ اصفیٰ اور اجلیٰ ہوتی ہے۔"
(ازالہ اوہام)

علامہ الشیخ محمود شلتوت مرحوم رئیس ازہر یونیورسٹی کی رائے مسئلہ معراج کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کے مطابق ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

ما جاء فی حدیث المعراج من ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم حینما صعد الی السماء واخذ یستفتحها واحدة بعد واحدة فتفتح له ویدخل، رای عیسی علیه السلام هو وابن خالته یحیی فی السماء الثانیة، ویکفینا فی توهین هذا المستند ما قرره کثیر من شراح الحدیث

فی شان المعراج وفی شان اجتماع مح
وسلم بالانبیاء وانہ کان روحیاً لاجسمانیا۔ (انظر
فتح الباری وزاد المعاد وغیرھما)

(الفتاوی ص۵۵ مطبوعہ الازہر مصر)

ترجمہ: جو امر حدیث معراج میں ذکر ہوا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف سے صعود فرمایا ہے اور یکے بعد دیگرے آسمانوں کو کھولتے گئے وہ آسمان آپ کے لئے کھل جاتا اور آپ اس میں داخل ہو جاتے تو حضور نے حضرت عیسٰی علیہ السلام اور ان کے خالہ زاد بھائی حضرت یحیٰ کو دوسرے آسمان میں دیکھا۔ ہمارے لئے اس استاد کو کمزور کرنے کے لئے یہ دلیل ہی کافی ہے کہ خود کئی شارحین حدیث نے یہ قرار دیا ہے کہ معراج کے موقعہ پر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی انبیاء سے ملاقات روحانی تھی ہرگز جسمانی نہ تھی۔“

(فتح الباری۔ زاد المعاد وغیرہ ملاحظہ ہوں)

افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

براعظم افریقہ کے متعلق عیسائی منادوں اور مذہبی اکابرین کا یہ یقین تھا کہ وہ اس کو بڑی آسانی سے عیسائی بنادیں گے چنانچہ مسٹر A. P. ATTORBWRY نے اپنی کتاب ISLAM IN AFRICA میں تحریر کیا تھا:۔

“ISLAM IN AFRICA WILL BE COMPARATIVELY EASY FOR CHRISTIANITY”

افریقہ میں اسلام کو نابود کرنے کا کام عیسائیت کے لئے آسان تر ہوگا۔ لیکن ۱۹۵۴ء میں جب کہ احمدی مبلغین براعظم افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے، مشہور پادری مسٹر LYMDON نے اپنی کتاب ISLAM IN EAST AFRICA میں لکھا: موجودہ صدی کے آغاز میں عیسائی مصنفین یہ کہتے تھے کہ اسلام سیاسی طاقت کے بغیر کچھ چیز نہیں اور اسلام افریقہ میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن اب اس بیان کو سنجیدگی سے ماننے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں۔ یہ چیلنج اب بھی قائم ہے اور بہ سبب ان سیاسی تحریکوں کے جو قوموں کی زندگی میں پیدا ہو رہی ہیں پہلے سے زیادہ خوفناک صورت اختیار کر چکا ہے۔

نومبر ۱۹۶۶ء میں مشرقی افریقہ (کینیا۔ یوگنڈا۔ ٹانگانیکا) کے تمام سکولوں کے سینیئر کیمبرج کے سالانہ امتحان میں ہسٹری کے پرچہ میں ایک سوال یہ بھی تھا اور یہ پرچہ انگلینڈ سے مرتب ہو کر آیا تھا!

DESCRIBE THE WORK AND INFLUENCE IN EAST AFRICA OF THE AHMADIYYA MISSION.

یعنی مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں اور ان کے نفوذ کا ذکر کریں۔

یہ سوال اور اس کا انداز بتلاتا ہے کہ اکابرین عیسائیت بھی جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کے وسیع قابل ذکر اثرات کے معترف ہیں۔ ہم بھی اس سوال کے جواب میں اختصاراً یہ تحریر کریں گے کہ مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ نے باقاعدہ تنظیم کے ساتھ بڑے بڑے شہروں میں مشن قائم کر دیئے ہیں۔ ہر مشن کے ساتھ مسجد اور لائبریری موجود ہے چنانچہ اس وقت تک نیروبی۔ ممباسہ، کمپالہ، جنجہ، مساکا، ٹبورا، ٹانگا، دارالسلام میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ تین اہم اخبارات و رسائل نکلتے ہیں۔ قرآن شریف کا ترجمہ سواحیلی زبان میں ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے عیسائی کیمپ میں جھٹکا محسوس کیا گیا۔ کئی دوسری قبائلی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہو چکے ہیں اور ان کے جزوی حصے شائع ہو چکے ہیں۔ بلی گراہم جیسے عالمی شہرت کے پادری کو یہاں روحانی مقابلہ کے لئے بلایا گیا مگر اس نے انکار کر دیا جس کا اظہار اخبارات میں ہوا۔ سارے مشرقی افریقہ میں مبلغین احمدیت کے ذریعے سے تبلیغ اسلام کا وسیع انتظام کر دیا گیا ہے کئی اسلامی کتب سواحیلی زبان میں شائع ہو چکی ہیں۔ عیسائیت کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جا رہا ہے۔ شہروں اور دیہاتوں میں تبلیغی مجالس کے انعقاد سے فضا اسلام کے حق میں خوشگوار ہو رہی ہے۔ تعلیم کے لئے سکول کھولے جا رہے ہیں۔ مقامی

سلام کے لئے تیار ہو چکے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے ان تبلیغی سرگرمیوں کے پیش نظر برٹش فارن بائیبل سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری ریورنڈ جے ڈی وارڈس نے افریقہ کے تبلیغی کوائف بیان کرتے ہوئے کہا:۔

”یہ بات عین ممکن ہے کہ قریب مستقبل میں اسلام افریقہ کے ایک عوامی مذہب کی حیثیت سے عیسائیت کو شکست دے کر اس کی جگہ لے لے“

خدا تعالیٰ سے امید رکھنی چاہیئے کہ اس کی نصرت و تائید سے ایسا ہی ہوگا۔

حضرت بانی احمدیت علیہ السّلام حضرت خواجہ غلام فریدؒ کی نگاہ میں!

اشارات فریدی جلد ۳ مقبوس ص۲۷ میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ:۔

”ہمہ اوقات مرزا صاحب بعبادت خدا عزّ وجلّ میگذارند یا نماز میخوانند یا تلاوت قرآن شریف میکنند۔ یا دیگر شغل و اشغال سے نمایند و بر حمایتِ اسلام و دین چناں کمر ہمت بستہ کہ ملکہ زمال لنڈن را نیز دعوتِ دین محمدی سردہ است نمودہ است و بادشاہ روس و فرانس وغیرہم را ہم دعوت اسلام نمودہ است و ہمہ سعی و کوشش او در این است کہ عقیدۂ تثلیث و صلیب را کہ سراسر کفر است بگذارند و توحید خداوند تعالیٰ بگزنند علماء وقت را بہ بینید کہ دیگر گروہ مذاہب باطلہ را گذاشتہ صرف در پے ایں چنیں نیک مرد کہ از اہل سنت والجماعت و بر صراطِ مستقیم است و راہِ ہدایت سے نمایند افتادہ اند و بر وے حکم تکفیر سے سازند کلام عربی او بینید کہ از طاقتِ بشریہ خارج است و تمام کلام او مملو از معارف و حقائق و ہدایت است و از عقائدِ اہل سنت والجماعت و ضروریاتِ دین ہرگز منکر نیست“

(اشارات فریدی صفحہ ۶۹-۷۰)

ترجمہ:۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب تمام اوقات خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزارتے ہیں یا نماز پڑھتے ہیں یا تلاوت قرآن شریف کیا کرتے ہیں یا اور شغل و اشغال کیا کرتے ہیں اور حمایتِ دین اسلام پر ایسے کمربستہ ہیں کہ ملکۂ زمان لنڈن کو بھی دین محمدی کی دعوت دی ہے اور بادشاہانِ روس و فرانس وغیرہم کو بھی دعوت اسلام دی ہے اور ان کی تمام سعی و کوشش اس میں ہے کہ لوگ عقیدہ تثلیث و صلیب کو چھوڑ کر جو کفر ہے خدا تعالیٰ کی توحید کو مان لیں اور علمائے وقت کو دیکھو کہ تمام مذاہب باطلہ کے گروہ کو چھوڑ کر ایسے شخص کے درپے ہو گئے ہیں جو اہل سنت و جماعت میں سے ہے اور صراطِ مستقیم پر قائم ہے اور راہ ہدایت دکھلاتا ہے اور اس پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں اس کا عربی کلام معارف و حقائق و ہدایت سے پر ہے۔ اور وہ عقائد اہل سنت و جماعت و ضروریات دین سے ہرگز منکر نہیں ہیں“

مندرجہ بالا شہادت اور خراج تحسین اس بزرگ اور معروف شخصیت کا ہے جس کی بزرگی اور تقدس کا ہر شخص معترف ہے اور یہ شہادت ہزاروں شہادتوں سے بڑھ کر حیثیت اور وقعت رکھتی ہے اور یہ شہادت دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت و حقانیت پر دلیل نیّر اور برہان ساطع ہے۔

وقف عارضی کے متعلق ایک ضروری اعلان

مربیان سلسلہ مفوضہ پروگرام کے مطابق اپنے کام کی رپورٹ ساتھ کے ساتھ بھجواتے چلے جائیں۔ جن مربیان کے پاس وقف عارضی کے فارم نہ ہوں وہ مولانا ابو العطاء صاحب سے منگوالیں اور فارم پُر کر کے جلد بھجوائیں۔ جنہوں نے بغیر فارموں کے کام کیا ہے وہ بھی اپنی رپورٹ بھیج دیں تاکہ اُن اصحاب کو جنہوں نے وقف کیا ہے فارم بھجوا کر ان کی تکمیل کروائی جائے۔ رپورٹیں نظارت ہذا کے توسط سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بھجوائی جاتی ہیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کئے جا رہے ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ بزرگ وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۶۲۱ :۔ میں عزیز احمد ولد میاں اللہ دتہ صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن نور نگر رم ڈاک خانہ محمد آباد سٹیشن ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارا اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ ۔/۱۰۵ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا تنخواہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اضافہ ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد مد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

میری وصیت از راہ کرم تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ از شرط اول ۔ (۲ روپے)

العبد عزیز احمد نور نگر رم ڈاک خانہ محمد آباد براستہ ٹاہلی ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد محمد اکبر خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نور نگر فارم براستہ ٹاہلی ضلع تھرپارکر

گواہ شد محمد اکبر افضل شاہد ولد سراج دین مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر وصیت ۱۵۶۶۶

مسل نمبر ۱۸۶۲۲ :۔ میں افضال احمد منیر ولد سردار محمد قوم جاٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری ڈاک خانہ ڈگری ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۰/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ مجھے بڑے بھائی کی طرف سے بطور جیب خرچ ۔/۲۰ روپے ماہانہ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۶۶/۱۱ سے منظور فرمائی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (از شرط اول ایک روپیہ)

العبد۔ افضال احمد منیر۔ کمرہ نمبر ۳۔ ابن خلدون ہاسٹل سندھ یونیورسٹی۔ جام شورو حیدر آباد۔

گواہ شد۔ ملک محمود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدر آباد

گواہ شد۔ رحمت اللہ امیر جماعت۔

مسل نمبر ۱۸۶۲۳ :۔ میں حمید اللہ ولد لطیف اللہ قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن حیدر آباد۔ ڈاک خانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۱۸۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۶۶/۱۱ سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد حمید اللہ مکان ۲۵۲ ۴۵/۴ پیلارام سٹریٹ حیدر آباد

گواہ شد ملک محمود احمد سیکرٹری مال حیدر آباد

گواہ شد رحمت اللہ امیر جماعت۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے قدموں میں یعنی ربوہ میں شارٹ ہینڈ کالج

فیس شارٹ ہینڈ ۔/۷ روپے ماہوار۔ اوقات کار حسب ذیل ہوں گے

نشست اول ۔ ۷ تا ۳۰۔۱۰ نشست دوم ۳۰۔۱۰ تا ۰۰۔۱

نشست سوم ۔ ۲ تا ۳۰۔۵ نشست چہارم ۳۰۔۵ تا ۰۰۔۹

احباب اس میں داخلہ لے کر اپنے قیمتی وقت کو ضائع ہونے سے بچائیں بفضل خدا تعالیٰ یکم مارچ سے کلاسیں شروع ہو چکی ہیں۔ سید محمد احمد کلثوم مارکیٹ گولبازار ربوہ

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر!

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے

حاصل کریں! (مینیجر)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی، دبار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

لائلپور ٹمبر سٹور اجبار روڈ لائلپور فون نمبر ۳۸۰۸

رشید اینڈ برادرز لمیٹڈ کے

نئے ماڈل کے چولہے!

اپنی خوبصورتی مضبوطی اور تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں!

اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب کریں!

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں (منیجر)

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصار اللہ ربوہ ہر احمدی گھرانہ میں پہنچنا چاہیئے

سالانہ چندہ صرف چھ روپے دفاتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

(۲۲ فروری تا ۲۸ فروری)

۱۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نخلہ میں ایک ہفتہ قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۲۰ فروری کو ربوہ واپس تشریف لے آئے تھے۔ نخلہ میں حضور کو دوبارہ انفلوئنزا کی تکلیف ہو گئی تھی۔ ربوہ واپس تشریف لانے کے بعد حضور کا بخار تو اتر گیا لیکن کھانسی اور ضعف کی تکلیف قائم رہی جو تا حال چل رہی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ نے علالت طبع کے باوجود مورخہ ۲۴ فروری کو مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ اس شمارہ کے صفحہ ۳ پر ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔

۳۔ مورخہ ۲۶ فروری کو گیارہ بجے قبل دوپہر تعلیم الاسلام کالج ہال میں کارکنانِ جلسہ سالانہ کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں ناسازیٔ طبع کے باوجود از راہ شفقت حضور ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔ اجلاس میں پہلے محترم جناب سید داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ نے جلسہ کے انتظامات سے متعلق تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ ازاں بعد حضور نے کارکنان سے خطاب فرما کر انہیں نہایت بیش قیمت ہدایات سے نوازا۔

۴۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے ۲۳ فروری کو ڈھاکہ تشریف لے گئے۔ یہ تینوں حضرات وہاں قریباً دس روز قیام فرمانے کے بعد ان شاء اللہ العزیز ۴ مارچ کو واپس تشریف لائیں گے۔

۵۔ جامعہ نصرت ربوہ کی جن طالبات نے ۱۹۶۶ء میں بی اے کا امتحان پاس کیا تھا ان میں سے بحمد للہ سترہ طالبات کو وظیفہ کا حق دار قرار دیا گیا۔

۶۔ گزشتہ سے پیوستہ ہفتہ راولپنڈی ریجن کے ڈائریکٹر تعلیمات جناب پروفیسر خواجہ عبد الحمید صاحب ربوہ تشریف لائے۔ آپ نے یہاں دو روز قیام فرما کر ربوہ کے تعلیمی اداروں کا معائنہ فرمایا۔ آپ نے مختلف تقاریب میں اور بہ اظہار خوشنودی فرمایا کہ ربوہ کے تعلیمی اداروں میں دینی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا دینی تعلیم کا جو شوق میں نے یہاں دیکھا ہے وہ مجھے اور کہیں نظر نہیں آیا۔ میں اس دینی شغف پر امام جماعت احمدیہ کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں الفضل ۲۲ فروری ۱۹۶۷ء)

محترمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی شیر محمد صاحب رضی اللہ عنہ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۶۷ء بروز بدھ اپنے آبائی گاؤں ججن ضلع سرگودھا میں بعمر قریباً ۹۰ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقیقی چچا حضرت حکیم مولوی شیر محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ حضرت حکیم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت مقتدر مخلص اور فدائی صحابی تھے۔ آپ کو حضور علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ کبار میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ اور اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوئے تھے۔

محترمہ رسول بی بی صاحبہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کو بھی حضور علیہ السلام کی صحابیات میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ بہت نیک مخلص اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ بھی تھیں۔ لیکن چونکہ آپ کی وفات اپنے غیر احمدی بھائی بھتیجوں کے ہاں ججن میں ہوئی اور قریبی احمدی رشتہ دار ججن میں موجود نہ تھے اس لئے جنازہ ربوہ نہ لایا جا سکا۔

مرحومہ کے اکلوتے فرزند چوہدری علی محمد صاحب پہلے ہی وفات پا چکے ہیں۔ ان کی بیٹی امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب رانجھا مرحوم کراچی میں رہتی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب عطا کرے نیز پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

راولپنڈی ۲ مارچ۔ صدر ایوب نے کل شام اپنی ماہانہ نشری تقریر میں بتایا کہ دونوں صوبوں کے گورنروں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ تمام کارخانہ داروں سے مل کر مزدوروں کے لئے اناج، شکر اور تیل کی فراہمی

کے لئے جلد از جلد ڈپو کھولنے کا انتظام کریں تاکہ مزدوروں کو ضروریات زندگی سستے داموں میسر آ جائیں۔ انہوں نے کہا کہ مزدوروں میں ضروریات زندگی کی قیمتوں کے بارے میں تشویش پائی جاتی ہے جس کا حکومت کو بھی احساس ہے۔ کیونکہ مزدوروں نے بڑی محنت سے ملک کے اقتصادی نظام کو مستحکم کیا ہے اس لئے حکومت قومی وسائل کی حد میں ان کی آسائش کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ صدر ایوب نے کہا کہ چیزوں کی قیمتیں کم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ پیداوار بڑھائی جائے۔ لیکن پیداوار بڑھانے کے لئے محنت، صبر اور اتحاد کی ضرورت ہے۔ اگر جلوس نکالنے اور ہڑتالیں کرنے سے خوراک کی کمی دور ہو سکتی ہے تو میں خود آپ کے جلوس اور ہڑتال میں شامل ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ اناج سے بھرے ہوئے جہاز بندرگاہوں پر پہنچ رہے ہیں اور حکومت کی ساری مشینری دن رات اس کام میں لگی ہوئی ہے کہ اناج ملک کے ہر حصہ میں وقت پر مہیا کیا جا سکے۔

● ۔۔۔ ۲ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ نے کل اعلان کیا کہ پاکستان کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلانے کے لئے جد و جہد جاری رکھے گا تاکہ کشمیری اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کر سکیں اور انہیں ان کا جائز حق مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ صدر ایوب کی ولولہ انگیز قیادت میں تنازعہ کشمیر حل ہو کر رہے گا۔ گورنر سالانہ قدیمی جرگہ میں ایک سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے، جو قبائلی سرداروں، بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور ممتاز شہریوں کی طرف سے گورنر کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

● لاہور ۲ مارچ۔ عراق کے وزیر خارجہ ڈاکٹر عدنان الباشی نے کہا ہے کہ پاکستان اور عراق کے درمیان اقتصادی تعاون کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ دونوں ممالک میں قدیم روحانی اور ثقافتی رشتہ موجود ہے اور اسلام ان کے باہمی اتحاد و تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ انہوں نے یہ بات کل لاہور کے ہوائی اڈے پر اخبار نمائندوں سے بات چیت کے دوران کہی۔

ڈاکٹر عدنان الباشی نے بتایا کہ عراقی حکومت ترکی اور ایران کے ساتھ بھی تعلقات بہتر بنا رہی ہے۔ لیکن وہ ہر ملک کے ساتھ براہ راست دوستی کی قائل ہے اور وسیع تر بنیاد پر سیاسی برادری کے قیام کی حامی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاک عراق تعلقات نہایت گہرے ہیں اور ان کے درمیان مزید تعاون کی گنجائش موجود ہے۔

● نئی دہلی ۲ مارچ۔ بھارت کے تین صوبوں کیرالہ، مدراس، اور مغربی بنگال کے وزرائے اعلیٰ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے صوبوں کے لئے زیادہ اختیارات حاصل کرنے کی جد و جہد کریں گے۔ اور کوشش کریں گے کہ ان کے صوبے زیادہ سے زیادہ خود مختار ہو جائیں۔ کیرالا کے مسٹر نمبودری پد، مدراس کے مسٹر انادورائی اور مغربی بنگال کے مسٹر اجے کمار مکرجی نے اس عزم کا اعلان اخبار نویسوں کو الگ الگ انٹرویو دیتے ہوئے کیا ہے۔

● نئی دہلی ۲ مارچ۔ کل مقبوضہ کشمیر میں اننت ناگ کے مقام پر پھر زلزلہ آیا۔ اب تک وہاں چالیس سے زیادہ جھٹکے محسوس کئے جا چکے ہیں۔ ان سے سو سے زیادہ گاؤں متاثر ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو نقصان بھی پہنچا ہے۔

● منیلا ۲ مارچ۔ فلپائن ایئر لائنز کا ایک طیارہ منیلا کے ہوائی اڈہ پر اترنے سے پہلے حادثے کا شکار ہو گیا۔ اس حادثہ میں ۱۹ افراد ہلاک اور ۸ زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں کچھ ہوا باز بھی شامل ہیں۔

● کراچی ۲ مارچ۔ بحری کسٹمز نے کل رات کراچی سے ۵۵ میل دور گڈانی کے قریب ساحل سمندر پکڑی ہوئی ایک موٹر وین سے ۶۳ من چاندی برآمد کی ہے۔ کسٹمز کے عملہ نے سمگلروں کا تعاقب کیا اور دونوں طرف سے فائرنگ ہوئی تاہم سمگلر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔